سوال

(162)مشترکہ زمین میں تعمیر مسجد جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بارہ (۱۲) اشخاص نے ایک قطعہ زمین خریدی، اوران میں ایک ہندو بھی ہے، بعد خریدنے کے پانچ سو آدمیوں کو نفع اور نقصان کا شریک کرلیا، اور سو سو روپیہ ہر ایک شخص سے لےلیے، اوران پانچ سو میں غریب اور یتیم اور بیوہ عورتیں شریک ہیں، بروقت نیلام کرنے کے اکثر شرکاء موجود تھے۔ بعد نیلام کرنے کے ایک قطعہ زمین کل میں سے ان بارہ (۱۲) آدمیوں نے علیحدہ کردی، اوریہ کہا کہ نیچے بیٹھک اوراوپر مسجد بنائیں گے، مسجد بنانا اس طرق سے درست ہے یا نہیں، اوراکثر شرکاء مسجد بنانے میں راضی نہیں ہیں، اوراپنے حصہ کی قیمت چاہتے ہیں۔ اگران حصہ داروں میں سے ایک شخص بھی تعمیر مسجد سے ناراض رہا، تو تعمیر مسجد درست ہوئی یا نہیں۔ ینوا توجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت ہذا میں مسجد بنانا جائز نہیں، اس واسطہ کہ جب زمین مشترکہ ہے، اوراس کے ہر ہر جزو میں ہر شخص کا حصہ ہے۔ اور بعض اشخاص بدون رضامندی دیگر شرکاء مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ تو یہ ہرگز جائز نہیں، اوراگر بنادیں گے، تو ظالم قراردیئے جاویں گے، کیوں کہ حق یتیمان و بیوگان تلف کرتے ہیں، اوراگروقف بھی کردیں گے تو وہ وقف باطل ہوگا، بحرالرائق میں ہے:

"فلو استحق الوقف بطل"

''اگر کوئی حق ہو، تو وقف باطل ہوجائے گا۔''

اورظاہر ہے کہ وقف کے واسطے ملک شرط ہے، بحر الرائق میں ہے:

"من شرائطه الملک وقت الوقف حتی لو غصب ارضا فوقفها ثم اشتراها من مالکها ودفع الثمن الیه او صالح علی مال دفعه الیه لا تکون وقفا"

یعنی شرائط وقف سے مالک ہونا ہے شے موقوفہ کا وقت وقف کے، یہاں تک کہ اگر وقف کیا زمین، مغصوبہ کو اور پھر خرید لیا مالک سے اورقیمت بھی دےدی یا صلح کی مال پر، تو بھی وقف صحیح نہیں ہوگا، کیوں کہ وقت وقف کے مالک نہ تھا، اوریہاں تو اس قدر شرکاء ہیں، جب تک ایک بھی ناراض رہے گا، یا ان میں سے کوئی کافر ہوگا، تو وقف جائز نہ ہوگا واسطے مسجد کے، کیوں کہ کافر کا مال مسجد میں لگانا جائز نہیں، ہاں بعض شرکاء اگر قطعہ زمین خرید لیں اور کل شرکاء راضی ہوجاویں، یا بعض شرکاء اپنا حصہ علیحدہ کرلیں، اورقیمت ادا کردیں تو درست ہوگا، یا قیمت کل شرکاء کو تقسیم ہوجاوے گی، ان کی رضا سے۔ فقط (حررہ محمد کرامت اللہ، الجواب صحیح فتح مدرست فتح پوری مدرس مدرسہ حسین بخش، فقیر)

(محمد حسین، یقال لہ ابراہیم جیب احمد، محمد وصیت علی مدرس فتح پوری)

واضح دلائل ہو، کہ اصل شرکت ہی مسئلہ میں صحیح وجائز نہیں، یہ تقریر جواب شے اور ہے، یہ تقریر بعد شرکت صحیح ہونے کے ہوگی۔
"والضرب الثانی شرکۃ العقود وو کھا الایجاب والقبول وھوان یقول احدھما شارکتک فی کذا وکذا ویقول الاخر قبلت ثم ھی اربعۃ اوجہ مفاوضۃ وعنان وشرکۃ الصنائع وشرکۃ الوجوہ فامان شرکۃ مفاوضۃ فھی ان یشترک الرجلان فیساویان فی مالھما وتصرفیھما ودینھما الخ کذا فی الھدایۃ ولا بین مسلم والکافر کذا فی متن الھدایۃ واللہ أعلم" محمد یعقوب (سید محمد نذیر حسین۔ فتاویٰ نذیریہ ص۲۰۵ جلد اول)
''دوسری قسم شرکت عقود ہے، اوراس کا رکن ایجاب وقبول ہیں اور وہ اس طرح ہے کہ ایک کہے، میں نے تجھے فلاں چیز میں شریک کیا، اور دوسرا کہے میں نے قبول کیا، پھر اس کی چار قسمیں ہیں شرکت مفاوضہ، وعنان وشرکت صنائع اور شرکت وجوہ، اور شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ دو آدمی ہوں، اور مالیت، تصرف اور قرض میں برابر ہوں۔ اور یہ شرکت کافر اور مسلمان میں نہیں ہوسکتی۔''
تشریح:... سوال کے دو پہلو ہیں، ایک تو زمین مشترکہ میں مسجد کا بنانا، دوسرے نیچے بیٹھک اوراوپر کی سطح پر مسجد کی تعمیر۔ زمین مشترکہ کے جس حصہ پر کوئی مالک قابض ہے تو وہ اپنے اس حصہ کو وقف بھی کرسکتا ہے۔ اوراس میں مسجد میں بنا سکتا ہے، کیوں کہ حصہ کے مطابق وہ مالک ہے۔ عرف عام کے مطابق قابض ہونے کی وجہ سے اپنے تمام شرکاء سے مقدم ہے۔ دوسرے شریک باقی ماندہ جگہ سے اپنا اپنا حصہ پورا کریں گے۔
سوال کا دوسرا پہلو... مسجد کے نیچے بیٹھک بنانے کی دو صورتیں ہیں، اول مصارف مسجد کے لیے بیٹھک بنانا، تو جائز ہے، کیوں کہ مفاد مسجد کے لیے ہے، دوم مسجد کے لیے زمین وقف کنندہ اگر اپنے ذاتی مفاد کے لیے بیٹھک بنائے تو جائز نہیں۔ ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص